قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)
روزنامہ
الفضل
لندن
مدیر: ابو سعید
Online Edition
منگل 14 دسمبر 2021ء | 09 جمادی الاول 1443 ہجری قمری | 14 فتح 1400 ہجری شمسی | جلد: 3 | شمارہ: 297

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ ۚ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡہُ اِلَی اللّٰہِ وَ الرَّسُوۡلِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّ اَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا ﴿٦٠﴾

(النساء: 60)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکّام کی بھی، اور اگر تم کسی معاملے میں اُوْلُوالۡاَمۡر سے اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو۔ اگر فی الحقیقت تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر طریقہ ہے اور اپنے انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

فرمانِ رسول ﷺ

ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے

حضرت عبادہ بن صامتؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت اس شرط پر کی کہ ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے آسانی میں بھی اور تنگی میں بھی، خوشی میں بھی اور رنج میں بھی اور ہم اُوْلُوالۡاَمۡر سے نہیں جھگڑیں گے۔ اور جہاں کہیں بھی ہم ہوں گے حق پر قائم رہیں گے۔ اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

(مسلم، کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء)

فرمان خلیفہ وقت

الٰہی جماعتوں میں اطاعت کی ضرورت

’’کسی بھی قوم یا جماعت کی ترقی کا معیار اور ترقی کی رفتار اس قوم یا جماعت کے معیار اطاعت پر ہوتی ہے۔ جب بھی اطاعت میں کمی آئے گی ترقی کی رفتار میں کمی آئے گی۔ اور الٰہی جماعتوں کی نہ صرف ترقی کی رفتار میں کمی آتی ہے بلکہ روحانیت کے معیار کے حصول میں بھی کمی آتی ہے۔ اسی لئے خداتعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار دفعہ اطاعت کا مضمون کھولا ہے۔ اور مختلف پیرایوں میں مومنین کو یہ نصیحت فرمائی کہ اللہ کی اطاعت اس وقت ہو گی جب رسول کی اطاعت ہو گی۔ کہیں مومنوں کو یہ بتایا کہ بخشش کا یہ معیار ہے کہ وہ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور تمام احکامات پر عمل کریں تو پھر مغفرت ہو گی۔ پھر فرمایا کہ تقویٰ کے معیار بھی اس وقت قائم ہوں گے بلکہ تم تقویٰ پر قدم مارنے والے اس وقت شمار ہو گے جب اطاعت گزار بھی ہو گے۔ اور جب تم اپنی اطاعت کے معیار بلند کر لو گے تو فرمایا تم ہماری جنتوں کے وارث ٹھہرو گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 27/ اگست 2004ء بحوالہ الاسلام)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

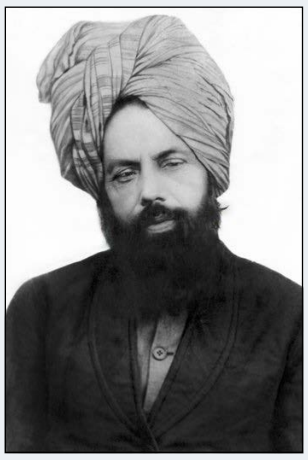

مجاہدات سے زیادہ اطاعت کی ضرورت ہے

’’اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔ اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہے تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں۔ مسلمانوں کے ضعف اور تنزل کے منجملہ دیگر اسباب کے باہم اختلاف اور اندرونی تنازعات بھی ہیں۔ پس اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہوسکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا ﷺ کے زمانہ میں صحابہؓ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرامؓ خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بار گراں کو سنبھالا ہے۔ اس سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول کریم ﷺ کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپؐ نے کچھ فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا۔ اور جو کچھ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا‘‘

(بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ 318 - 319 زیر آیت سورۃ النساء: 60 جدید ایڈیشن)

اس شمارہ میں

- صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ (منظوم)
- کتاب تعلیم کی تیاری
- This week with Huzur
- عورتوں پر احسانات

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ

حضرت سید ولد آدم، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ
سب نبیوں میں افضل واکرم، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ
نام محمدؐ، کام مکرم، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ
ہادیٔ کامل، رہبر اعظم، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ
آپؐ کے جلوۂ حسن کے آگے شرم سے نوروں والے بھاگے
مہر و ماہ نے توڑ دیا دم، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ
اِک جلوے میں آناً فاناً بھر دیا عالم، کر دیئے روشن
اُتر دکھن پورب پچھّم، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ

اول و آخر، شارع و خاتم
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ

چارہ گروں کے غم کا چارہ، دُکھیوں کا اِمدادی آیا
راہنما بے راہرووں کا، راہبروں کا ہادی آیا
عارف کو عرفان سکھانے، متقیوں کو راہ دکھانے
جس کے گیت زبور نے گائے، وہ سردار منادی آیا
وہ جس کی رحمت کے سائے یکساں ہر عالم پر چھائے
وہ جس کو اللہ نے خود اپنی رحمت کی ردا دی، آیا
صدیوں کے مردوں کا مُحی، صَلِّ عَلَيۡهِ کَيۡفَ يُحۡيِ
موت کے چنگل سے انسان کو دلوانے آزادی آیا

جس کی دعا ہر زخم کا مرہم
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ

وہ اِحسان کا اَفسوں پھونکا، موہ لیا دل اپنے عدوّ کا
کب دیکھا تھا پہلے کسی نے، حسن کا پیکر اس خوبو کا
نَخوت کو ایثار میں بدلا، ہر نفرت کو پیار میں بدلا
عاشق جان نثار میں بدلا، پیاسا تھا جو خار لہو کا
اُس کا ظہور، ظہور خدا کا، دکھلایا یوں نور خدا کا
بتکدہ ہائے لات و منات پہ طاری کر دیا عالم ہو کا
توڑ دیا ظلمات کا گھیرا، دُور کیا ایک ایک اندھیرا
جَآءَ الۡحَقُّ وَ زَهَقَ الۡبَاطِلُ، اِنَّ الۡبَاطِلَ کَانَ زَهُوۡقًا

گاڑ دیا توحید کا پرچم
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ

(کلام طاہر)

ختم ہوئے جب کل نبیوں کے دورِ نبوت کے افسانے
بند ہوئے عرفان کے چشمے، فیض کے ٹوٹ گئے پیمانے
تب آئے وہ ساقی کوثر، مست مئے عرفان، پیمبر
پیرِ مغانِ بادۂ اطہر، مے نوشوں کی عید بنانے
گھر آئیں گھنگور گھٹائیں، جھوم اُٹھیں مخمور ہوائیں
جھک گیا ابرِ رحمتِ باری، آبِ حیات نو برسانے
کی سیراب بلندی پستی، زندہ ہو گئی بستی بستی
بادہ کشوں پر چھا گئی مستی، اک اک ظرف بھرا بر کھانے

اک برسات کرم کی پیہم
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ

شیریں بول، انفاس مطہر، نیک خصائل، پاک شمائل
حاملِ فرقاں، عالم و عامل، علم وعمل دونوں میں کامل
جو اُس کی سرکار میں پہنچا، اُس کی یوں پلٹا دی کایا
جیسے کبھی بھی خام نہیں تھا، ماں نے جنا تھا گویا کامل
اُس کے فیضِ نگاہ سے وحشی، بن گئے حلم سکھانے والے
معطی بن گئے شہرۂ عالم، اُس عالی دربار کے سائل
نبیوں کا سرتاج، اَبنائے آدم کا معراج، محمدؐ
ایک ہی جست میں طے کر ڈالے وصلِ خدا کے ہفت مراحل

ربِّ عظیم کا بندۂ اعظم
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ

درخواست دُعا

اخبار روزنامہ الفضل لندن آن لائن کو مختلف جہات سے قارئین کی طرف سے دُعاؤں کی درخواستیں ملتی رہتی ہیں۔ جو گاہے بگاہے شائع کر دی جاتی ہیں تا جو دوست یا خواتین بیمار ہیں وہ دنیا بھر کے احمدیوں کی دُعاؤں کے طفیل صحت پائیں۔ جو پریشان ہیں، مشکلات میں ہیں ان کی پریشانیوں اور مشکلات دور ہوں۔ جن کی اولاد نہیں یا اولاد نرینہ کی درخواست کر رہے ہیں۔ ان کی گودیں نیک، صالح، صحت مند اولاد سے ہری کرے۔ جو امتحانات دے رہے ہیں وہ نمایاں کامیابی پائیں۔ آمین

قارئین روزنامہ الفضل لندن آن لائن شہداء احمدیت کے پسماندگان کو اور اسیران راہ مولیٰ کو بھی اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اسیران کے لئے آسانیاں مہیاء فرمائے اور اسلام احمدیت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح کو کامل صحت کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے۔ اپنی حفاظت خاص میں رکھے اور روح القدس سے اپنی تائیدات سے نوازتا رہے اور ہم تمام احباب جماعت کو خلافت کی برکات و فیوض سے حصہ لینے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

(ادارہ)

اداریہ

کتاب تعلیم کی تیاری

قسط 23

اس عنوان کے تحت درج ذیل تین عناوین پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔

1۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے کیا فرائض ہیں؟

2۔نفس کے ہم پر کیا حقوق ہیں؟

3۔ بنی نوع کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں؟

اللہ کے حضور ہمارے فرائض

خدا تعالیٰ سے زیادہ پیار اور رحم اور محبت کرنی کوئی نہیں جانتا۔لیکن اخلاص ضروری ہے۔کوئی دل سے اس کا ہو۔ پھر دیکھے کہ آیا مخلص کی دست گیری اور کفالت اس کی خُوبی ہے کہ نہیں۔لیکن جو اُسے آزماتا ہے وہ خود آزمایا جاتا ہے۔آنخضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اسلام لایا۔ بعد ازاں اندھا ہوگیا اور کہنے لگا کہ اسلام قبول کرنے سے یہ آفت مجھ پر آئی ہے۔ اس لئے کافر ہوگیا۔آنخضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے بہت سمجھایا لیکن نہ مانا۔ حالانکہ اگر وہ مسلمان رہتا تو خدا تعالیٰ تو اس امر پر قادر تھا کہ اسے دوبارہ بینائی بخش دیتا لیکن کافر ہو کر دنیا سے تو اندھا تھا دین سے بھی اندھا بن گیا۔ مجھے فکر ہے کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو کہ خدا تعالیٰ کو آزماتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ خود آزمائے جاویں۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو مجھ پر ایمان لاوے،اول وہ مصائب کے لئے تیار رہے مگر یہ سب کچھ اوائل میں ہوتا ہے۔ اگر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر فضل کر دیتا ہے کیونکہ مومن کے لئے دو حالتیں ہیں۔ اوّل تو یہ کہ جب ایمان لاتا ہے تو مصائب کا ایک دوزخ اس کے لئے تیار کیا جاتا ہے جس میں اُسے کچھ عرصہ رہنا پڑتا ہے اور اس کے صبر اور استقلال کا امتحان کیا جاتا ہے اور جب وہ اس میں ثابت قدمی دکھاتا ہے تو دوسری حالت یہ ہے کہ اس دوذخ کو جنّت سے بدل دیا جاتا ہے۔ جیسے کہ بخاری میں حدیث ہے کہ مومن بذریعہ نوافل کے اللہ تعالیٰ سے یہاں تک قُرب حاصل کرتا ہے کہ وہ اس کی آنکھ ہوجاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سُنتا ہے۔ اور ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہے جس سے وہ چلتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے اور ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَنۡ عَادَلِیۡ وَلِیًّا فَاٰذَنۡتُ لَہٗ لِلۡحَرۡبِ۔ کہ جو شخص میرے ولی کی عداوت کرتا ہے وہ جنگ کے لئے تیار ہو جاوے۔ اس قدر غیرت خدا تعالیٰ کو اپنے بندے کے لئے ہوتی ہے۔ پھر دوسری جگہ فرماتا ہے کہ مجھے کسی شئے میں اس قدر تردد نہیں ہوتا جس قدر کہ مومن کی جان لینے میں ہوتا ہے اور اسی لئے وہ کئی دفعہ بیمار ہوتا ہے اور پھر اچھا ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی جان لینا چاہتا ہے مگر پھر اسے مہلت دے دیتا ہے کہ اور کچھ عرصہ دنیا میں رہ لیوے۔

اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو۔ اور بیجا غصّہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بُغض پیدا ہو جاتا ہے۔ اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ اور مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقّت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چُپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہیئے کہ ابتداء میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دُعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے۔ اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے۔ جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ جماعت کا ایک حصّہ ابھی تک ان اخلاق میں کمزور ہے۔ ان باتوں سے صرف شماتت اعداء ہی نہیں ہے بلکہ ایسے لوگ خود بھی قرب کے مقام سے گرائے جاتے ہیں۔

یہ سچ ہے کہ سب انسان ایک مزاج کے نہیں ہوتے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔ کُلٌّ یَّعۡمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ (بنی اسرائیل: 85)۔بعض آدمی ایک قسم کے اخلاق میں اگر عمدہ ہیں تو دوسری قسم میں کمزور۔ اگر ایک خُلق کا رنگ اچھا ہے تو دوسرے کا بُرا۔ لیکن تاہم اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ اصلاح ناممکن ہے۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 126۔ 128، 1984ء مطبوعہ لندن)

سچ یہ ہے کہ یہ مقام انسان کی اپنی قوت سے نہیں مِل سکتا۔ ہاں اس میں کلام نہیں کہ انسان کا فرض ہے کہ وہ مجاہدات کرے لیکن اس مقام کے حصول کا اصل اور سچا ذریعہ دُعا ہے۔ انسان کمزور ہے۔ جب تک دُعا سے قوت اور تائید نہیں پاتا۔ اس دشوار گزار منزل کو طے نہیں کرسکتا۔خود اللہ تعالیٰ انسان کی کمزوری اور اس کے ضعفِ حال کے متعلق ارشاد فرماتا ہے

خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ ضَعِیۡفًا

یعنی انسان ضعیف اور کمزور بنایا گیا ہے۔ پھر باوجود اس کی کمزوری کے اپنی ہی طاقت سے ایسے عالی درجہ اور ارفع مقام کے حاصل کرنے کا دعویٰ کرنا سراسر خام خیالی ہے۔ اس کے لئے دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں اور دشوار گزار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کر لیتا ہے کیونکہ دعا اس فیض اور قوت کو جذب کرنے والی نالی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتا ہے۔ جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پا لیتا ہے۔ ہاں نری دُعا خدا تعالیٰ کا منشا نہیں ہے بلکہ اول تمام مساعی اور مجاہدات کو کام میں لائے۔ اور اس کے ساتھ دُعا سے کام لے۔ اسباب سے کام لے۔

اسباب سے کام نہ لینا اور نری دُعا سے کام لینا یہ آداب الدعا سے ناواقفی ہے اور خدا تعالیٰ کو آزمانا ہے اور نرے اسباب پر گر رہنا اور دُعا کو لاشئی محض سمجھنا یہ دہریت ہے۔ یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے۔ جو شخص دُعا کو نہیں چھوڑتا۔ اس کے دین اور دُنیا پر آفت نہ آئیگی۔ وہ ایک ایسے قلعے میں محفوظ ہے جس کے اِرد گرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن جو دعاؤں سے لاپرواہ ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور مُوذی جانوروں سے بھرا ہوُا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اسکی خیر ہرگز نہیں ہے۔ ایک لمحہ میں وہ مُوذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ ہی یہی دُعا ہے۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے۔ اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔

یہ بھی یقیناً سمجھو کہ یہ ہتھیار اور نعمت صرف اسلام ہی میں دی گئی ہے۔ دوسرے مذاہب اس عطیہ سے محروم ہیں۔ آریہ لوگ بھلا کیوں دعا کریں گے جبکہ اُن کا یہ اعتقاد ہے کہ تناسخ کے چکر میں سے ہم نِکل ہی نہیں سکتے ہیں اور کسی گناہ کی معافی کی کوئی امید ہی نہیں ہے۔ ان کو دعا کی کیا حاجت اور کیا ضرورت اور اس سے کیا فائدہ؟ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آریہ مذہب میں دعا ایک بے فائدہ چیز ہے اور پھر عیسائی دعا کیوں کریں گے جبکہ وہ جانتے ہیں کہ دوبارہ کوئی گناہ بخشا نہیں جائے گا کیونکہ مسیح دوبارہ تو مصلوب ہو ہی نہیں سکتا۔ پس یہ خاص اکرام اسلام کے لئے ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ امت مرحومہ ہے۔ لیکن اگر آپ ہی اس فضل سے محروم ہو جاویں اور خود ہی اس دروازہ کو بند کر دیں تو پھر کس کا گناہ ہے۔ جب ایک حیات بخش چشمہ موجود ہے اور ہر وقت اس میں سے پانی پی سکتا ہے۔ پھر اگر کوئی اس سے سیراب نہیں ہوتا ہے تو خود طالب موت اور تشنہ ہلاکت ہے۔ اس صورت میں تو چاہیئے کہ اس پر منہ رکھ دے اور خوب سیراب ہو کر پانی پی لیوے۔ یہ میری نصیحت ہے جس کو میں ساری نصائح قرآنی کا مغز سمجھتا ہوں۔قرآن شریف کے 30 سپارے ہیں اور وہ سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں۔ لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کونسی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر پُورا عملدرآمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ مگر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت دُعا ہے۔ دُعا کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا لیکن مشکل یہ ہے کہ لوگ دُعا کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ اور وہ نہیں سمجھتے کہ دعا کیا چیز ہے۔ دعا یہی نہیں ہے کہ چند لفظ منہ سے بڑ بڑا لئے۔ یہ تو کچھ بھی نہیں۔ دعا اور دعوت کے معنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو اپنی مدد کے لئے پکارنا۔ اور اس کا کمال اور موثّر ہونا اس وقت ہوتا ہے۔ جب انسان کمال اور دردِ دل اور قلق اور سوز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجُوع کرے اور اس کو پکارے ایسا کہ اس کی روح پانی کی طرح گداز ہو کر آستانہ ءِ اُلوہیت کی طرف بہہ نکلے یا جس طرح پر کوئی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور وہ دوسرے لوگوں کو اپنی مدد کے لئے پکارتا ہے تو دیکھتے ہو کہ اس کی پکار میں کیسا انقلاب اور تغیر ہوتا ہے۔ اس کی آواز ہی میں وہ درد بھرا ہوا ہوتا ہے جو دوسروں کے رحم کو جذب کرتا ہے۔ اسی طرح وہ دُعا جو اللہ تعالیٰ سے کی جاوے۔ اس کی آواز، اس کا لب و لہجہ بھی اور ہی ہوتا ہے۔ اس میں وہ رقّت اور درد ہوتا

ہے جو الُوہیت کے چشمہ رحم کو جوش میں لاتا ہے اس دعا کے وقت آواز ایسی ہو کہ سارے اعضاء اس سے متاثر ہو جاویں اور زبان میں خشوع خضوع ہو۔ دل میں درد اور رقّت ہو۔ اعضاء میں انکسار اور رجُوع الی اللہ ہو۔ اور پھر سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم پر کامل ایمان اور پوری امید ہو۔ اس کی قدرتوں پر ایمان ہو۔ ایسی حالت میں جب آستانہ ءالُوہیت پر گرے گا۔ نامراد واپس نہ ہوگا۔ چاہیئے کہ اس حالت میں بار بار حضور الٰہی میں عرض کرے کہ میں گنہگار اور کمزور ہوں۔ تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا۔ تو آپ رحم فرما اور مجھے گناہوں سے پاک کر۔ کیونکہ تیرے فضل و کرم کے سوا کوئی اَور نہیں ہے جو مجھے پاک کرے۔ جب اس قسم کی دعا میں مداومت کرے گا اور استقلال اور صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل اور تائید کا طالب رہے گا تو کسی نامعلوم وقت پر للہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نُور اور سکینت اس کے دل پر نازل ہوگی جو دل سے گناہ کی تاریکی دور کر دیگی۔ اور غیب سے ایک قوت عطا ہوگی جو گناہ سے بیزاری پیدا کر دے گی اور وہ اُن سے بچے گا۔ اس حالت میں دیکھے گا کہ میرا دل جذبات اور نفسانی خواہشوں کا ایسا اسیر اور گرفتار تھا کہ گویا ہزاروں ہزار زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا جو بے اختیار اُسے کھینچ کر گناہ کی طرف لیجاتے تھے اور یا یک دفعہ وہ سب زنجیر کٹ گئے ہیں اور آزاد ہو گیا ہے اور جیسے پہلی حالت میں وہ محسوس اور مشاہدہ کرے گا کہ وہی رغبت اور رجُوع اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ گناہ سے محبت کی بجائے نفرت اور اللہ تعالیٰ سے وحشت اور نفرت کی بجائے محبت اور کشش پیدا ہوگی۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 192- 195، 1984ء مطبوعہ لندن)

نفس کے ہم پر حقوق

اب واضح رہے کہ جس حال میں وہ بلائیں جو شامتِ اعمال کی وجہ سے آتی ہیں۔ اور جن کا نتیجہ جہنّمی زندگی اور عذاب الٰہی ہے ان بلاؤں سے جو ترقی درجات کے طور پر اخیار و ابرار کو آتی ہیں الگ ہیں۔ کیا کوئی ایسی صورت بھی ہے جو انسان اس عذاب سے نجات پاوے۔ اس عذاب اور دُکھ سے رہائی کی بجُز اس کے کوئی تجویز اور علاج نہیں ہے کہ انسان سچے دل سے توبہ کرے۔ جب تک سچّی توبہ نہیں کرتا، یہ بلائیں جو عذاب الٰہی کے رنگ میں آتی ہیں اس کا پیچھا نہیں چھوڑ سکتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو نہیں بدلتا جو اس بارے میں اس نے مقرر فرما دیا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ (الرعد: 12) یعنی جب تک کوئی قوم اپنی حالت میں تبدیلی پیدا نہیں کرتی۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی حالت نہیں بدلتا۔

خدا تعالیٰ ایک تبدیلی چاہتا ہے اور وہ پاکیزہ تبدیلی ہے۔ جب تک وہ تبدیلی نہ ہو عذاب الٰہی سے رستگاری اور مخلصی نہیں ملتی۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک قانون اور سنت ہے اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوتی کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے ہی یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ وَ لَنۡ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبۡدِیۡلًا (الاحزاب: 63) سنت للہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ آسمان میں اس کیلئے تبدیلی ہو یعنی وہ ان عذابوں اور دکھوں سے رہائی پائے جو شامت اعمال نے اس کے لئے تیار کئے ہیں۔ اس کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے اندر تبدیلی کرے۔ جب وہ خود تبدیلی کر لیتا ہے تو للہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق جو اس نے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ (الرعد: 12) میں کیا ہے۔ اس کے عذاب اور دُکھ کو بدلا دیتا ہے اور دُکھ کو سُکھ سے تبدیل کر دیتا ہے۔ جب انسان کے اندر تبدیلی کرتا ہے تو اس کے لئے ضرور نہیں ہے کہ وہ لوگوں کو بھی دکھاتا پھرے۔ وہ رحیم کریم خدا جو دلوں کا مالک ہے اس کی تبدیلی کو دیکھ لیتا ہے کہ یہ پہلا انسان نہیں ہے اس لئے وہ اس پر فضل کرتا ہے۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ ایک شخص نماز، روزہ اور دوسرے اشغال اذکار سے ریا کرتا تھا تا کہ لوگ اُسے ولی سمجھیں۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام لوگ اُسے ریاکار سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ بچّے بھی جس راستہ سے وہ گزرتا تھا اس کو ریاکار اور فریبی کہا کرتے تھے۔ ایک وقت تک اس کی حالت ایسی ہی رہی۔ آخر اُس نے سوچا کہ اس طریق سے کوئی فائدہ تو نہیں ہوا بلکہ حالت بدتر ہی ہوئی ہے اس لئے اس کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ پس اس نے چھوڑ دیا اور ملامتی فرقہ کا سا طریق اختیار کر لیا۔ مسلمانوں میں ملامتی ایک فرقہ ہے جو اپنی نیکیوں کو چھپاتا ہے اور بدیوں کو ظاہر کرتا ہے تا کہ لوگ انہیں بُرا کہیں۔ اسی طرح پر وہ اپنی نیکیوں کو چھپانے لگا اور اندر ہی اندر اللہ تعالیٰ سے سچّی محبت کرنے لگا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لکھا ہے کہ جس کوچہ سے گزرتا عام لوگ اور بچّے بھی اُسے کہتے کہ بڑا نیک ہے۔ ولی ہے۔ بزرگ ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبّت کرنا مُشک اور عطر کی طرح ہے جو کسی طرح سے چُھپ نہیں سکتا۔ یہی تاثیریں ہیں سچّی توبہ میں۔ جب انسان سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ پھر اُسے نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے۔ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ خدا اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے اور وہ تقدیر جو شامتِ اعمال سے اس کے لئے مقرر ہوئی ہے وہ دُور کی جاتی ہے۔ اس امر کے دلائل بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ انسان اپنی اس مختصر زندگی میں بلاؤں سے محفوظ رہنے کا کس قدر محتاج ہے اور چاہتا ہے کہ ان بلاؤں اور وباؤں سے محفوظ رہے جو شامتِ اعمال کی وجہ سے آتی ہیں اور یہ ساری باتیں سچی توبہ سے حاصل ہوتی ہیں۔ پس توبہ کے فوائد میں سے ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا حافظ و نگران ہو جاتا ہے اور ساری بلاؤں کو خدا دُور کر دیتا ہے اور اُن منصوبوں سے جو دشمن اس کے لئے تیار کرتے ہیں اُن سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کا یہ فضل اور برکت کسی سے خاص نہیں بلکہ جس قدر بندے ہیں خدا تعالیٰ کے ہی ہیں۔ اس لئے ہر ایک شخص جو اُس کی طرف آتا ہے اور اس کے احکام اور اوامر کی پیروی کرتا ہے وہ بھی ویسا ہی ہوگا جیسے پہلا شخص توبہ کر چکا ہے۔ وہ ہر ایک سچّی توبہ کرنے والے کو بَلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے۔ پس یہ توبہ جو آج اس وقت کی گئی ہے یہ مبارک اور عید کا دن ہے اور یہ عید ایسی عید ہے جو کبھی میسّر نہیں آئی ہوگی۔ ایسا نہ ہو کہ تھوڑے سے خیال سے ماتم کا دن بنا دو۔ عید کے دن اگر ماتم ہو تو کیسا غم ہوتا ہے کہ دوسرے خوش ہوں اور اس کے گھر ماتم ہو۔ موت تو سب کو ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جس کے گھر عید کے دن موت ہو وہ کس قدر ناخوشگوار ہوگی۔

قاعدہ کی بات ہے کہ جب انسان ایک نعمت کی قدر نہیں کرتا وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ دیکھو جن چیزوں کی تم قدر کرتے ہو اُن کو صندوقوں میں بڑی حفاظت سے رکھتے ہو۔ اگر ایسا نہ کرو تو وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اس مال کا جو ایمان کا مال ہے چور شیطان ہے۔ اگر اس کو بچا کر دل کے صندوقوں میں احتیاط سے نہ رکھو گے تو چور آئے گا اور لے جائے گا۔ یہ چور بہت ہی خطرناک ہے۔ دوسرے چور جو اندھیری راتوں میں آ کر نقب لگاتے ہیں وہ اکثر پکڑے جاتے ہیں اور سزا پاتے ہیں۔ لیکن یہ چور ایسا ہے کہ اس کی عمر نہیں ہے اور ابھی پکڑا نہ جائے گا۔ یہ اس وقت آتا ہے جب گُناہ کی تاریکی پھیل جاتی ہے کیونکہ چور اور روشنی میں دشمنی ہے۔ جب انسان اپنا مُنہ خدا کی طرف رکھتا ہے اور اسی کی طرف رجُوع اور توجہ کرتا ہے تو وہ روشنی میں ہوتا ہے۔ اور شیطان کو کوئی موقعہ اپنی دستبرد کا نہیں ملتا۔

پس کوشِش کرو کہ تمہارے ہاتھوں میں ہمیشہ روشنی رہے۔ اگر غفلت بڑھ گئی تو یہ چور آئے گا اور سارا اندوختہ لے جائے گا اور برباد ہو جاؤ گے۔ اس لئے اس اندوختہ کو احتیاط اور اپنی راستبازی اور تقویٰ کے ہتھیاروں سے محفوظ رکھو۔ یہ ایسی چیز نہیں ہے کہ اس کے ضائع ہونے سے کچھ حرج نہ ہو بلکہ اگر یہ اندوختہ جاتا رہا تو ہلاکت ہے اور ہمیشہ کی زندگی سے محروم ہو جاؤ گے۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 153- 156، 1984ء مطبوعہ لندن)

بنی نوع کے ہم پر حقوق

کسِ و کہا جاوے کہ تم پیچھے ہٹو۔ جو آتا ہے اخلاص اور محبت لے کر آتا ہے۔ سینکڑوں کوس کے سفر کر کے یہ لوگ آتے ہیں صرف اس لئے کہ کوئی دم صحبت حاصل ہو اور انہیں کی خاطر خدا تعالیٰ نے سفارش کی ہے اور فرمایا ہے۔ وَلَا تُصَعِّرۡ لِخَلۡقِ اللّٰہِ وَ لَا تَسۡئَمۡ مِّنَ النَّاسِ۔ یہ صرف غریبوں کے حق میں ہے کہ جن کے کپڑے میلے ہوتے ہیں اور ان کو چنداں علم بھی نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہی ان کی دستگیری کرتا ہے۔ کیونکہ امیر لوگ تو عام مجلسوں میں خود ہی پوچھے جاتے ہیں اور ہر ایک اُن سے بااخلاق پیش آتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے غریبوں کی سفارش کی ہے جو بیچارے گمنام زندگی بسر کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 91 ایڈیشن 1984ء مطبوعہ لندن)

ہر ایک سے نیک سلوک کرو۔ حکام کی اطاعت اور وفاداری ہر مسلمان کا فرض ہے۔ وہ ہماری حفاظت کرتے ہیں اور ہر قسم کی مذہبی آزادی ہمیں دے رکھی ہے۔ میں اس کو بڑی بے ایمانی سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری سچے دل سے نہ کی جاوے۔

برادری کے حقوق ہیں۔ اُن سے بھی نیک سلوک کرنا چاہیئے۔ البتہ اُن باتوں میں جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے خلاف ہیں، اُن سے الگ رہنا چاہیئے۔

ہمارا اصول تو یہ ہے کہ ہر ایک سے نیکی کرو اور خدا تعالیٰ کی کل مخلوق سے احسان کرو۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 103، ایڈیشن 1984ء مطبوعہ لندن)

میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسِی کو درد ہوتا ہو اور مَیں نماز میں مصروف ہوں۔ میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو مَیں تو یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاںتک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔

اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور اُن سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔

ایک مرتبہ میں باہر سَیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور مَیں پیچھے۔ راستے میں ایک بُڑھیا کوئی 70 یا 75 برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اُسے پڑھنے کو کہا مگر اُس نے اُسے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اُسے لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا اس پر اسے سخت شرمندہ ہونا پڑا۔ کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 105- 106، ایڈیشن 1984ء مطبوعہ لندن)

(ترتیب و کمپوزڈ: عنبرین نعیم)

ابو اثمار اٹھوال

This week with Huzur

12/ نومبر 2021ء

اس ہفتے کینیڈا اور فِن لینڈ کی نیشنل مجلس عاملہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ورچوئل ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

پہلی ملاقات

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کینیڈا کی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ورچوئل ملاقات

اس ہفتے نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کینیڈا کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ سے شرف ملاقات نصیب ہوا۔ اس آفیشل میٹنگ کے دوران قائد صاحب تربیت سے گفتگو کرتے ہوئے حضور نے فرمایا"دعا کے بغیر تو کام میں برکت نہیں پڑسکتی۔ اگر اُن کا خیال ہے کہ اُن کی اپنی لیاقت کی وجہ سے، اُن کے اپنے علم کی وجہ سے، اُن کی اپنی محنت کی وجہ سے کام میں کوئی برکت پڑ جائے گی تو وہ نہیں پڑسکتی جب تک دعا ساتھ نہ ہو۔ اس لیے اچھی طرح ان کے ذہنوں میں یہ چیزیں ڈالیں"اس پر قائد صاحب تربیت نے عرض کیا۔ جی حضور ہم لوگ منتظمین اور ریجنل ناظمین کے ساتھ بھی باقاعدہ میٹنگز وغیرہ کرتے ہیں۔حضور نے فرمایا۔"جب تک نتیجہ سامنے نہیں آتا میٹنگز کا کوئی فائدہ نہیں۔ نماز تو سو فیصد ہونی چاہیے۔ ایک عام مسلمان بھی 100 فیصد نماز پڑھنے والا ہونا چاہیے کجا یہ کہ عاملہ کے ممبران یہ کہہ دیں کہ ہم نے اتنے فیصد نماز پڑھی یا رزلٹ اچھا ہو گیا۔ یہ تو اچھا رزلٹ نہیں ہے۔ ایک دفعہ جب یو کے کا اجتماع ہو رہا تھا آپ لوگ یہاں آئے تھے۔ میرا خیال ہے کہ اُس اجتماع پر آخری دن جو میرا خطاب تھا۔ اُس وقت بھی میں نے آپ لوگوں کو توجہ دلائی تھی کہ نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ یاد ہے؟ جس پر قائد صاحب تربیت نے کہا کہ جی حضور 2015 میں۔ یاد ہے۔حضور نے فرمایا۔ اُس تقریر کو دوبارہ سن لیں۔موصوف نے جواب دیا۔ جی حضور بہتر ہے نیز دعا کی درخواست ہے کیونکہ آگے اب کووِڈ کے کچھ حالات بہتر ہو رہے ہیں تو لوگوں کو واپس مسجد بھی بُلانا ہے۔جس پر حضور نے فرمایا۔ اللہ فضل کرے۔

ایک ناصر نے عرض کیا کہ حضور! بعض دوستوں کو جب کوئی ذمہ داری دینے کی کوشش کی جاتی ہے تو وہ معذرت کر لیتے ہیں؟

حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا: آپ ذمہ داری دینے کی کوشش کرتے ہیں وہ معذرت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی تو آپ کے لیے چیلنج ہے کہ کس کی کوشش کامیاب ہوتی ہے؟ اس کے بعد فرمایا: بات یہ ہے کہ پہلے دیکھا کریں کہ انسان ذمہ داری اُٹھانے والا ہے بھی کہ نہیں۔ وہاں قحط الرجال تو نہیں پڑا ہوا۔ کینڈا میں لوگوں کی کمی تو نہیں ہے۔ لوگ تلاش کریں۔بعض لوگ بڑی باتیں کرنے والے ہیں تو آپ سمجھتے ہیں کہ ان کو ذمہ داری دو جبکہ بعض لوگ صرف باتیں کرنے والے ہوتے ہیں۔ دوسروں کے کام پر تنقید کرنے والے اور مشورے دینے والے۔ اس کو ایسے ہونا چاہیے اس کو ایسے ہونا چاہیے۔ جب آپ ان کو کہو کہ سامنے آؤ تم کام کرو تو کہتے ہیں کہ نہیں نہیں میرے پاس وقت نہیں کہ میں اس کام کو پورا کرسکوں۔ تو اُن لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ ان لوگوں نے صرف باتیں کرنی ہوتی ہیں۔ اس لیے آپ لوگوں کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہاں نئے نئے لوگوں کو تلاش کریں نئے آنیوالوے تلاش کریں۔ یہاں بھی میں نے دیکھا ہے آپ نے بعض صفِ دوم کے انصار لیے ہوئے ہیں۔ اگر بڑی عمر کے نہیں آتے تو صف دوم کے انصار کو کہیں کہ وہ آگے آئیں اور ان سے کام لیں۔ آپ کی سیکنڈ لائن بھی تیار ہو جائے گی اور ان کی ٹریننگ بھی ہو جائے گی۔ اسی طرح آپ نے جو ایڈیشنل لگائے ہوئے ہیں۔ ان کے ساتھ بہت سارے نائبین بھی لگائے جاسکتے ہیں تو اس طرح بھی تربیت ہو جائے گی اور آئندہ آپ کو کام کرنے والے لوگ بھی مل جائیں گے۔ آپ کسی سے زبردستی کام تو نہیں لے سکتے۔ آپ کا معیار کیا ہے؟ کیوں آپ ان کو زبردستی دینے کی کوشش کرتے ہیں؟ جس کی خواہش ہی نہیں کہ وہ دین کی خدمت کرے اس سے آپ زبردستی خدمت نہیں لے سکتے۔ اس لیے ایسے لوگ تلاش کریں جو واقعی دین کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے ہوں۔صرف باتیں کرنے والے نہ ہوں۔ آپ لوگ باتوں سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ لوگوں کی باتوں سے متاثر نہ ہوا کریں۔ ان میں سے ہر شخص کا اچھی طرح گہرائی میں جا کر مطالعہ کیا کریں۔ اور پھر دیکھیں کہ ان سے کس قسم کا کام لیا جا سکتا ہے اور پھر کام لینے کی کوشش کریں۔

ایک ناصر نے عرض کیا کہ حضور! ہمیں ایک چیلنج ہوتا ہے کہ خدام الاحمدیہ میں سے صف دوم میں جو نئے انصار آتے ہیں ان کی کوشش ہوتی ہے کہ ان کے لیے سپورٹس ٹیم میں جیسے کہ وہ خدام الاحمدیہ میں کھیلتے آرہے ہیں ان کے لیے اس طرح کی کوئی (Activity) کی جائے۔حضور! آپ کی اس بارے میں کیا ہدایت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: انتظام ہونا چاہیے۔سوال یہ ہے کہ جب وہ آتے ہیں اور کھیلنا چاہتے ہیں اور ان کی خواہش ہے تو انصار اللہ کا کام ہے کہ ان کو گراؤنڈ مہیا کرے جس طرح خدام الاحمدیہ انتظام کرتی ہے۔ آپ کا صحتِ جسمانی اِسی لیے بنایا گیا ہے۔ آپ قائد ذہانت و صحتِ جسمانی ہیں؟ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ جی حضور۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ بس یہی تو سارا مسئلہ ہے۔حضرت مصلح موعودؓ نے یہی فرمایا تھا کہ مجھے سمجھ نہیں آتی ایک شخص جب تک خادم ہوتا ہے بڑا اچھا ایکٹو ہوتا ہے کام کر رہا ہوتا ہے اور جونہی وہ چالیس سال کا ہوتا ہے انصار اللہ میں داخل ہوتا ہے اس میں سستی پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اگر وہ چاہے بھی کہ سستی پیدا نہ ہو تو پھر بھی انصار اللہ کے جو بڈھے بیٹھے ہوئے ہیں وہ سست کرنے میں بڑا کردار ادا کرنے لگ جاتے ہیں۔ اب 48 سال کوئی عمر تو نہیں ہے کہ آپ کہہ دیں کہ میرا کھیلنے کو دل نہیں کرتا۔ لوگ تو 55 ساٹھ سال تک کچھ نہ کچھ کھیلتے رہتے ہیں۔ فٹبال نہیں تو بیڈمنٹن کھیل لیں، وہ نہیں تو سائیکلنگ کر لیں، واک کر لیں یا jogging کریں، صفِ دوم اسی لیے بنائی گئی تھی۔ پس ان کی فٹ بال یا دوسری کھیلوں کی ٹیمیں بنائیں اور ان کو کھلوائیں۔ ان کے لیے دوسری Activities کا سامان مہیا کریں۔ یہ تو صدر صاحب صف دوم کا بھی کام ہے۔مولانا صاحب آپ بھی کچھ ہمت کریں اور ان کو مہیا کریں۔ یہ آپ لوگوں کا کام ہے کہ ان کے لیے سہولتیں مہیا کرنا کہ وہ کھیلیں۔ کیوں آپ لوگ سست بناتے ہیں۔ ابھی تو آپ لوگ جوان ہیں۔ آپ نے یہ سوچ لیا کہ آپ چالیس سال کہ ہو گئے ہیں اور بڈھے ہو گئے۔صف دوم اس لیے بنائی گئی تھی کہ آپ بوڑھے نہیں ہوئے۔ 55 ساٹھ تک تو آپ کوئی بوڑھے نہیں۔ 55 سال کے بعد سوچا جائے گا کہ آپ بوڑھے ہوئے بھی ہیں کہ نہیں۔ تو جوانوں کو جوان بننا ہے۔تو اس طرح بنیں کہ اپنی Activities کو تازہ رکھیں۔ جو خدام الاحمدیہ میں کرتے آئے ہیں ان کو جاری رکھیں۔ اس پر جواب دیا گیا کہ حضور ہم سائیکل سفر کرتے ہیں۔حضور نے فرمایا: سائیکل سفر کے علاوہ بھی تو کام ہیں۔ سائیکل سفر تو ایک آئٹم تھا باقی کام بھی تو ہیں۔ کھیلیں وغیرہ مہیا کریں، گراؤنڈ مہیا کریں۔ انصار اللہ کا اتنا بجٹ تو ہے کہ اس میں سے مہیا کرسکیں۔ پس ان کاموں کے لیے بھی کچھ بجٹ مختص کریں۔

دوسری ملاقات

نیشنل مجلس عاملہ فِن لینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ سے ورچوئل ملاقات

اگلے دن فن لینڈ جماعت کو حضور انور ایدہ اللہ سے شرف ملاقات نصیب ہوا۔جس میں ممبرانِ عاملہ کو مختلف ایشوز پر حضور انور ایدہ اللہ سے رہنمائی حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔

ایک ممبر عاملہ نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے عرض کیا کہ حضور میرا نام ارسلان اعجاز ہے اور بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا:اچھا۔ ماشاءاللہ اس کے بعد فرمایا کہ وصایا میں لوگ حصہ آمد کا فارم صحیح فِل کرتے ہیں؟جس پر موصوف نے جواب دیا کہ حضور اس میں کچھ confusion ہے۔کچھ لوگ ایسے ہیں جن کا لگتا ہے کہ چندہ زیادہ ہونا چاہیے۔ بجٹ صحیح نہیں ہے۔انہیں اس طرف توجہ بھی دلائی جاتی ہے۔حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:انہیں کہو کہ اگر وصیت کی ہے تو سچ بول کر اپنی آمد پر چندہ ادا کرو۔اگر مجبوری ہے چندہ صحیح طرح ادا نہیں کر سکتے تو وصیت منسوخ کروالو پھر بعد میں جب حالات بہتر ہوں گے تو وصیت کر لینا۔ وصیت کرنے سے زیادہ سچائی ضروری ہے۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ اور جو چندہ عام دینے والے ہیں وہ؟اس پر سیکرٹری صاحب مال نے عرض کیا کہ حضور!چندہ عام دینے والوں میں کچھ کمزوری ہے۔ان میں سے اکثر نہ کمانے والے افراد ہیں اور اکثر کا یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہمیں بہت تھوڑا سا وظیفہ ملتا ہے جس میں پورا نہیں ہوتا۔تو اس حوالے سے چندوں میں تھوڑی کمزوری ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ٹھیک ہے پھر رخصت لے لیں۔جتنا دے سکتے ہیں بیشک اتنا ہی دیں لیکن اپنی آمد کم نہ لکھوائیں۔کہہ دیں کہ ہماری جو آمد ہے ہم اس کے مطابق چندہ نہیں دے سکتے پس ہمیں کم شرح سے چندہ دینے کی اجازت دی جائے۔تو اجازت لے لیں۔ میں ہر ایک کو اجازت دے دیا کرتا ہوں۔لوگوں کو سچائی پر قائم کریں۔ زبردستی نہ کریں۔یہ کوئی ٹیکس تو نہیں ہے۔جن کی مجبوریاں ہیں ان کی مجبوری کو ہم مان لیتے ہیں لیکن پھر وہ یہ لکھیں کہ ہمارے لیے ان حالات میں آمد کے مطابق چندہ دینا مشکل ہے پس ہمیں چھوٹ دی جائے کہ ہم اس کے مطابق اتنی شرح سے چندہ دے دیں۔تو لے لیا کریں۔

ایک اور ممبر نے سوال کیا کہ :حضور،بڑھتے ہوئے عائلی مسائل کو کس طرح سے بہتر کیا جا سکتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا:میری ایک کتاب ہے’’عائلی مسائل اور ان کا حل‘‘اس کو پڑھیں۔ اور اس کے اقتباس نکال کے گھروں میں دیں۔دوسرے یہ کہ صبر اور حوصلہ۔مردوں میں بھی صبر کی کمی ہے اور عورتوں میں بھی صبر کی کمی ہے۔ذرا سی بات ہوتی ہے اور انتہا پہ پہنچ جاتی ہے تو مردوں کو بھی نرمی اور پیار کا سلوک کرنا چاہیے اور عورتوں میں بھی برداشت پیدا ہونی چاہیے۔اس لیے چاہیے کہ سیکرٹری تربیت اور اصلاحی کمیٹی مختلف وقتوں میں مختلف پروگرام بناتے رہیں تا کہ مردوں اور عورتوں دونوں کی ٹریننگ ہوتی رہے۔ امور عامہ کے پاس تو تب آتے ہیں جب معاملے بگڑتے ہیں۔اگر اس سے پہلے پہلے سیکرٹری تربیت کو فعال کر دیں اور اگر آپ کے سیکرٹری تربیت اچھا کام کرنے والے ہیں تو آپ کے پاس مسائل کم آئیں گے اور حل ہو جائیں گے۔

ایک ممبر نے سوال کیا کہ حضور میرا سوال تعلیم کے نظام کے متعلق ہے؟یہاں سکولوں میں اسلام کی تعلیم بطور مضمون سکھائی جاتی ہے لیکن گورنمنٹ کی طرف سے کوئی نصاب مقرر نہیں ہے۔جس کی وجہ سے اساتذہ اپنی مرضی سے اسلام کے غلط عقائد جیسے کہ قرآن مجید میں تحریف ہو چکی ہے اور اس طرح کی چیزیں معصوم بچوں کو سکھاتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:آپ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو لکھیں کہ یہ غلط ہے۔اسلام یہ نہیں ہے۔آپ غلط پڑھا رہے ہیں۔آپ کی وہاں جماعت قائم ہے اب تک تو آپ کا منسٹری آف ایجوکیشن میں اتنا اثر ورسوخ ہو جانا چاہیے۔آپ ان کو بھی اور اخباروں میں بھی لکھیں کہ بچوں کو جو پڑھایا جا رہا ہے یہ غلط طریقے سے پڑھایا جا رہا ہے اور اصل اسلام کی تعریف یہ ہے اور یہ ثابت شدہ ہے کہ قرآن کریم اپنی اصلی حالت میں برقرار ہے اور اب تو ان کے اپنے بہت سارے لوگوں کی بھی گواہیاں پیش ہیں۔برمنگھم میں بھی ان کے ہاں ایک نمائش ہوئی تھی جس میں انہوں نے ثابت کیا اور دکھایا۔ اور جگہوں پر بھی آرٹیکل آ چکے ہیں۔غیروں کے بھی آ چکے ہیں۔ اور ثابت کر سکتے ہیں اور یہ قرآن مجید کا اپنا دعویٰ بھی ہے۔تو اسکے لیے آپ لوگوں کو کوشش کرنی چاہیے اور اگر وہ کرتے ہیں تو کیوں کرتے ہیں؟اب جرمنی میں انہوں نے کوشش کی ہے تو وہاں انہوں نے کہا کہ اچھا پھر ہمیں سکولوں میں پڑھانے کے لیے سلیبس بنانا ہے تو ہمیں بتائیں۔مختلف فرقوں نے اپنے اپنے سلیبس بھیجے لیکن جماعت احمدیہ نے بھی اپنا سکول کے لیے اسلام کی تعلیم کا بنیادی سلیبس بھیجا تھا۔انہوں نے اس کو قبول کر لیا تھا۔ اور وہی پڑھایا جاتا ہے۔ اور میں نے انہیں یہی کہا تھا کہ ہم نے کوئی اختلافی مسئلہ نہیں چھیڑنا۔ اسلام کی تعلیم،بنیادی تعلیم،بنیادی عقائد، ارکان اسلام،ارکان ایمان۔قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کا مقام اور حدیثیں جو مشہور ہیں۔اس قسم کی باتیں اور جو مستند تاریخ ہے جہاں کسی فرقے کا کوئی بیان نہ ہو۔یہ چیزیں دی جائیں۔اور انہوں نے پھر اسے قبول بھی کیا۔اور وہ ہر ایک کو منظور ہوا۔اور پھر اس کے بعد قبول ہو گیا۔اسی طرح آپ لوگ بھی کوشش کریں۔کیوں وہاں کوشش نہیں کرتے؟اور پہلی بات تو یہ ہے کہ اخباروں میں لکھیں اور بار بار مختلف احمدیوں کی طرف سے لکھا جائے کہ اس طرح سے یہ پڑھایا جا رہا ہے اور اس طرح تو آپ غلط تعلیم دے رہے ہیں۔ہم مسلمان ہیں ہمیں پتا ہے کہ اسلام کیا ہے؟ہم سے تو پوچھا نہیں جاتا۔آپ لوگ کس طرح یہ پروگرام بنا رہے ہیں؟تو اس پر کوشش کرنی پڑے گی۔اسکے لیے پوری طرح مہم چلائیں۔اس پر سیکرٹری صاحب تعلیم و تربیت نے جواب دیا کہ جی حضور۔اس سلسلے میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے رابطہ کیا ہے۔اب ان شاء اللہ اخباروں میں بھی لکھیں گے۔حضور نے فرمایا:ہاں اخباروں میں بھی لکھیں۔ بار بار لکھیں۔شور شُور مچاؤ۔احتجاج سننے کی ان کو عادت ہے۔جب شور مچائیں گے اور بچوں کی طرف سے بھی اور والدین کی طرف سے بھی لکھا جائے گا۔ جتنا بھی ان کا مختلف میڈیا ہے جب ان کو بے شمار خط آئیں گے تو خود ہی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ پریشرائز ہو جائے گا۔

ایک ممبر نے سوال کیا کہ حضور!تبلیغی حوالہ سے ایک سوال تھا کہ جب مختلف پروگرامز کے ذریعے رابطے بنتے ہیں۔تو لوگوں کی طبیعت میں کم گوئی کی وجہ سے رابطے قائم رکھنے میں مشکل ہوتی ہے۔تو اس کے متعلق حضور کی کیا رہنمائی ہے کہ کس طرح رابطے قائم رکھے جائیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا:کون کم گو ہے؟سننے والا یا بولنے والا؟

جس پر موصوف نے جواب دیا کہ حضور!جو Finnish عوام ہے۔ان کی طبیعت میں کافی shyness ہے۔یہ اپنے آپ کو جلدی open نہیں کرتے۔اس پر حضور انور نے فرمایا:ٹھیک ہے پھر ان سے ذاتی رابطے بنائیں،دوستیاں بنائیں اور تعلق رکھیں۔اپنے ہمسایوں سے تعلق

رکھیں۔ آپ کے ہمسایوں کو پتا لگے۔ اس پر مختلف سیمینار کریں اور ان کو بلائیں۔ چھوٹے موٹے پیمانے پر سیمینار کریں تا کہ مہینے میں، دو مہینے میں، تین مہینے میں ایک سیمینار ہو جائے۔ interfaith پروگرام ہو جائے یا کوئی اس طرح کی چیز ہو جائے۔ وہاں ان کو بلائیں اور یہ آپ کی باتیں سنیں۔ جب سنیں گے تو خود ہی سوال کریں گے۔ آہستہ آہستہ تعارف ہو جائے گا۔ پھر اخباروں میں خط لکھیں۔ لکھیں کہ اسلام کیا چیز ہے؟ اسلام کی تعلیم کیا چیز ہے؟ امن کیا چیز ہے؟ امن دنیا میں کس طرح قائم ہو سکتا ہے؟ اسلام کا امن کے بارے میں کیا نظریہ ہے؟ اور پھر حالاتِ حاضرہ کے جو موجودہ ایشوز ہیں ان پر اصل رائے کیا ہونی چاہیے؟ ایک مسلمان کی حیثیت سے ہماری کیا رائے ہے؟ وہ لکھیں تو پھر ان کو توجہ پیدا ہو گی کہ یہ لوگ صرف پرانی باتیں ہی نہیں کر رہے۔ دقیانوسی لوگوں کی طرح صرف مذہب کی بات نہیں کر رہے۔ بلکہ حالات حاضرہ پر بھی بات کر کے ہماری رہنمائی کر سکتے ہیں تو پھر وہ آہستہ آہستہ کھلیں گے۔ اور پھر ان شاء اللہ واقفیت پیدا ہو جائے گی۔ Finnish لوگ بھی جن کے ساتھ ان کی دوستیاں ہیں۔ اگر آپ کے ساتھ ان کی ذاتی دوستی ہے۔ بعضوں کو میں جانتا ہوں جن کے ساتھ ان کی ذاتی دوستیاں ہیں ان سے تو بڑے کھل کر بات کرتے ہیں۔ وہ تو ذاتی تعلق بنانے کی بھی بات ہے۔ لیکن ذاتی تعلق بنانے کے علاوہ مجموعی طور پر آپ کو اسلام کی ایک تصویر دینی پڑے گی اور وہ سوشل میڈیا اور اخبار اور مختلف طریقوں سے دینے کی کوشش کرنی چاہیے۔ پھر gathering اور سیمینار اور اس طرح کی باتیں کریں۔

ایک ممبر نے سوال کیا کہ حضور لوگوں میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھنے کا شوق کیسے پیدا کیا جائے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: مختلف موضوعات پر چھوٹے چھوٹے اقتباس نکال کر ان کو ٹائپ کر کے پرنٹ نکال کے لوگوں میں دیں۔ ان لوگوں کو جنہیں پڑھنے کا شوق ہی نہیں ایک کتاب کو لگاتار پڑھنا مشکل ہے۔ پس اگر اقتباسات دیں گے تو کچھ نہ کچھ اس موضوع پر توجہ پیدا ہو جائے گی۔ انگلش میں، اردو میں، ٹائپ کر کے گھروں میں دیا کریں۔ اس سے کم از کم اگر کتابیں نہیں تو اقتباسات ہی پڑھنا شروع کر دیں گے۔ الفضل میں جو اقتباسات آتے ہیں۔ روزنامہ الفضل اور انٹرنیشنل الفضل کے شروع میں ہی پہلے صفحہ پر حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے جو اقتباسات آتے ہیں وہی نکال کے ان کو دے دیا کریں۔ اس سے کم از کم کچھ نہ کچھ تو لوگوں کو پتا لگ جائے گا۔ باقی آج کل پڑھنے کا رجحان ہی نہیں ہے آج کل تو رجحان یہ ہے کہ سوشل میڈیا پر دیکھ لو سن لو۔ 30 سیکنڈ کے اندر اندر جو بات کان میں پڑ جائے وہ دیکھ لو یا بیٹھ کر ٹی وی پر پروگرام دیکھ لو۔ اس کی طرف رجحان ہو گیا ہے۔ پھر آڈیو کتابیں بنائیں۔ وہ بنا کر دیں تا کہ سفر کرتے ہوئے، ٹیکسی چلاتے ہوئے، اِدھر اُدھر جاتے ہوئے کانوں میں لگا لیں اور سُن لیں۔ وہ بھی دلچسپی کا سامان ہو جاتا ہے۔ عموماً ویسے ہی پڑھنے کا رواج کم ہو گیا ہے اس لیے ایک تو مختلف موضوعات پر چھوٹے چھوٹے اقتباسات لیں۔ آج کل کے جو موضوع ہیں نمازوں کی روح، خدا کی وحدانیت، اللہ تعالیٰ کا وجود ہے کہ نہیں ہے۔ Existence of Allah اور اس کے علاوہ بہت سارے موضوع ہیں تو ان کے اوپر اقتباس نکال کے وہ پرنٹ لے کر لوگوں کو بھجیں۔ پھر آڈیو بنا کے بھجیں۔ کم از کم اس طرح سے کچھ نہ کچھ تو لوگوں کے کان میں آواز پڑے گی۔ کتابیں پڑھنے کا اب رواج نہیں رہا۔ کتابیں سننے کا رواج ہے۔ کتابیں آڈیو Books بنا دیں۔ اسی لیے alislam نے بھی بہت سی ساری آڈیو کتابیں بنائی ہوئی ہیں۔ ان کو بھی دیکھیں۔ ڈاؤن لوڈ کر کے سن سکتے ہیں یا ریکارڈ کر کے لوگوں کو دے سکتے ہیں۔

ایک عاملہ ممبر نے یہ سوال کیا کہ معاشرہ میں پائی جانے والی وہ معاشرتی اور اخلاقی سرگرمیاں جو اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں ان کا جواب کس طرح دینا چاہیے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: لوگوں سے بیان کرنے سے پہلے آپ اپنے گھروں میں بیان کریں۔ پہلے تو بچوں کے ساتھ اتنی دوستی رکھیں کہ بچے جب سکول سے آئیں تو وہ بتائیں کہ آج ہمیں سکول میں اس بارے میں کیا پڑھایا ہے؟ اور پھر آپ اس کو بتائیں کہ تمہاری عمر کیا ہے اور بعض باتیں جو ابھی تمہیں بتائی جا رہی ہیں تمہیں تو اس کا شعور بھی نہیں ہے اور تمہیں سمجھ بھی نہیں آ سکتی کہ کیا چیز ہے اور کیا چیز نہیں ہے؟ جب تم بالغ ہو گے تو تمہیں سمجھ آئے گی۔ پھر تم دوبارہ سوال پوچھنا پھر تمہیں سمجھایا جائے گا۔ اور پھر جو سوال تمہارے ذہن میں اُٹھیں ان کے جواب بھی تمہیں مل جائیں گے۔ پھر مذہب اس کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ اگر پانچ سال، آٹھ سال، دس سال، بارہ سال اور پندرہ سال کا بچہ ہے تو بچوں کو اُن کے لیول پر رکھ کر بے تکلف ہو کر باتیں کرنی ہوں گی۔ اصل فکر یہ کرنی چاہیے کہ دوسروں کی اصلاح کرتے کرتے کہیں آپ اپنے بچوں کو ضائع نہ کر دیں۔

ایک عاملہ ممبر نے سوال کیا کہ حضور! بعض دفعہ بعض افراد قرآن کریم صحیح تلفظ سے ادا نہ کرنے کا عذر یہ بیان کرتے ہیں کہ عربی زبان ہماری مادری زبان نہیں ہے تو انہیں اس طرف کیسے توجہ دلائی جا سکتی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: ان سے کہو کہ آپ بالکل ٹھیک کہتے ہو عربی آپ کی مادری زبان نہیں ہے اس لیے ہم آپ کی کلاسیں شروع کروا دیتے ہیں تا کہ آپ کا تلفظ ٹھیک ہو جائے۔ دیکھو ایک چیز ہے گلے سے آوزیں نکالنا "قاف، ضواد، دال" وغیرہ۔ حافظوں کی طرح وہ کوئی بھی نہیں پڑھ سکتا۔ میں بھی نہیں پڑھ سکتا۔ صرف یہ ہے کہ صحیح تلفظ زبر، زیر، پیش، مد وغیرہ جو ہے نا اس کی ادائیگی صحیح ہونی چاہیے۔ یہاں قرات کا سوال نہیں ہے۔ ترتیل اور تجوید سکھانے کا سوال ہے۔ وہ آپ نے سکھانی ہے۔ وہ سکھائیں۔

روزنامہ الفضل کے پہلے صفحہ سے اقتباس بچوں کو پڑھنے کے لئے دیا کریں (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس)

نیشنل مجلس عاملہ فن لینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ سے ورچوئل ملاقات بمؤرخہ 12 نومبر 2021ء کے دوران ایک ممبر نے حضور سے سوال کیا کہ

حضور! لوگوں میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب پڑھنے کا شوق کیسے پیدا کیا جائے؟

حضور انور نے فرمایا: مختلف موضوعات پر چھوٹے چھوٹے اقتباس نکال کر ان کو ٹائپ کر کے پرنٹ نکال کے لوگوں میں دیں۔ وہ لوگ جن کو پڑھنے کا شوق ہی نہیں ان کے لیے ایک کتاب کو لگاتار پڑھنا مشکل ہے۔ اگر انہیں اقتباسات دیں گے تو کچھ نہ کچھ اس subject پر توجہ پیدا ہو جائے گی۔ انگلش یا اردو میں ٹائپ کر کے گھروں میں دیا کریں۔ اس سے پھر اگر کتابیں نہیں تو کم از کم اقتباسات ہی پڑھنا شروع کر دیں گے۔ الفضل میں جو اقتباسات آتے ہیں۔ روزنامہ الفضل اور انٹرنیشنل الفضل کے شروع میں ہی پہلے صفحہ پر جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اقتباسات آتے ہیں وہی نکال کے ان کو دے دیا کریں۔ اس سے کم از کم کچھ نہ کچھ تو ان لوگوں کو پتا لگ جائے گا۔ باقی آج کل پڑھنے کا رجحان ہی نہیں ہے۔ آج کل تو رجحان یہ ہے کہ سوشل میڈیا پر ہی 30 سیکنڈ کے اندر اندر جو بات کان میں پڑ جائے وہ دیکھ لو یا سن لو۔

(This week with Huzur,12,Nov 2021)

اطفال کارنر

تقریر

عورتوں پر احسانات

ابتداء سے ہی انسانی معاشرہ میں عورتوں کوحقیراور کمتر سمجھا جاتا رہا ہے۔ مرد کے لیے ایک مشغلہ اور دل لگی کے کھلونے کے سوا عورت کی کوئی حیثیت نہیں رہی۔عورت کے وجود کو شیطانی بھار سمجھا جاتا تھا۔کسی مذہب میں باطل کی بیٹی کہا گیا۔ کسی تہذیب میں عورت کو ایک بچھو یا شیطان کا دروازہ یا گناہ کے رستہ کے نام سے یاد کیا گیا۔اس کے وجود کی تذلیل وتحقیر کی گئی۔کسی کے ہاں بچی پیدا ہو جاتی تو اس کا منہ کالا کیا جاتا اور بچی کو زندہ دفنا دیا جاتا۔جنگوں میں حریف کی عورتوں کو غلام اور لونڈیاں بنایا جاتا۔انہیں منڈیوں میں فروخت کیا جاتا۔

مگر جب ’’نبیوں میں رحمت لقب پانے والا‘‘ آیا اور مقدسوں کے تاجدار حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دلکش اور سکینت بخش شیریں آواز میدانوں اور پہاڑوں میں گونجی کہ

اے عورت! اُٹھ اب تیری تکالیف دور ہو چکی ہیں۔تیری بدنصیبیوں کا زمانہ گذر گیا۔تیرے حقوق تجھے حاصل ہوں گے۔آج سے تو عزت واحترام کی نظر سے دیکھی جائے گی۔اگر تو ماں ہے تو جنت تیرے قدموں میں تلاش کی جائے گی۔اور گناہ کی بخشش ماں یا خالہ کی خدمت واحترام سے باندھ دی گئی ہے۔

اور اگر تو بیوی ہے تو خاوند کا تیرے ساتھ حسن سلوک فرض کر دیا گیا ہے۔اور ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ کہہ کر تمہیں خاوند کا ستر اور لباس قرار دیا جا رہا ہے اور اگر تم بیٹی ہو تو اُٹھو! خداوند کریم کا شکر ادا کرو اور سیّدنا حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اس احسان پر درود پڑھ کر تیری اچھی تعلیم وتربیت کے ساتھ والد پر جنت کی خوشخبری کی نداء دی جا رہی ہے اور اے عورت! اگر تو بہن ہے تو خوش ہو اور خوشی سے اچھل کہ تجھے وراثت میں بھائیوں کے ساتھ حصہ دار بنایا جا رہا ہے۔

پس اے عورت! آج اسلام میں عبادات ہوں، علم، عمل، جزا وسزا، خدا تعالیٰ سے پیار،عزت وتوقیر الغرض معاشرہ اور تہذیب میں کوئی شعبہ ہو۔ اعزاز واکرام، جزاوسزا میں عورت ومرد برابر ہیں۔اور زندگی کے ہر شعبہ میں برابر کے حقدار ہیں۔اُٹھ! تیرے لیے بھی اُسی طرح جنت الفردوس کا دروازہ کھلا ہے جس طرح مرد کے لیے۔

؎ رکھ پیشِ نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دنیا میں تو آتی تھی
وہ رحمت عالم آتا ہے،تیرا حامی ہو جاتا ہے
تو بھی انسان کہلاتی ہے سب حق تیرے دلواتا ہے

(فرخ شاد)

رپورٹ: جاوید اقبال ناصر۔مبلغ سلسلہ جرمنی

تربیتی سیمینار مجلس انصار اللہ فالزون جرمنی

اللہ تعالیٰ کے اِذن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کی بنیار رکھی۔ اِس جماعت کی تعلیم وتربیت کے لیے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو تنظیموں میں تقسیم کیا۔ایک تنظیم "انصار اللہ" ہے۔جو کہ مردوں کی تنظیم ہے۔ 40 سال سے زائد عمر کے احباب اس میں شامل ہوتے ہیں۔ایک خاص بات جس کا تعلق اس تنظیم کے نام کے ساتھ ہے، وہ یہ ہے کہ،اللہ تبارک تعالیٰ نے بھی لفظ "انصار اللہ" کا ذکر، اپنے کلام پاک میں تین دفعہ کیا ہے۔ایک دفعہ سورۃ الصّف کی آیت 15 میں "کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ" کہہ کر۔ اور دو دفعہ "نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ" کے ساتھ، سورۃ آل عمران کی آیت 53 اور سورۃ الصّف کی آیت نمبر 15 میں۔اور تینوں دفعہ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے حواریوں کے ذکر کے ساتھ اس لفظ کو جوڑا گیا ہے۔

سورۃ الصّف کی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو "یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ" یعنی اے مومنو! تم اللہ (کے دین) کے مددگار بن جاؤ، کہہ کر سب مومنوں کو دین کی مدد کی طرف بلایا ہے۔اور دین کی مدد کرنے کے لیے، سب سے پہلے ضروری ہے کہ دین کا علم خود سیکھا جائے۔ جن احکامات کو کرنے کی اللہ تعالیٰ نے تلقین کی ہے اُس کو احسن رنگ میں کیا جائے اور جن سے روکا گیا ہے اُس سے دُور بھاگا جائے۔اِسی حکم کی بجا آوری کے لیے انصار اللہ کی تنظیم نے جرمنی بھر کو 10علاقہ جات اور 40 زون میں تقسیم کر رکھا ہے، تاکہ تربیتی وتعلیمی سیمینار آسانی سے منعقد کیے جاسکیں۔ اِسی طرح کا ایک پروگرام مورخہ 24 اکتوبر کو Dad Drükheim میں منعقد ہوا جس میں زون کی دس مجالس کو شامل ہونے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ان مجالس کی تجنید 207 میں سے 110 انصار شامل ہوئے۔ پروگرام کا آغاز دس بجے اور اختتام تین بجے ہوا۔ تلاوت واُردو ترجمہ کی توفیق مکرم اعجاز احمد صاحب کو ملی۔ انصار اللہ کا عہد مکرم ومحترم ناصر احمد صاحب زونل ناظمِ اعلیٰ Pfalz نے دہرایا۔ حدیث مکرم محمود احمد صاحب نے پیش کی۔نظم کی ترنُم سرائی مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے کی۔ پہلی تقریر ایک نوجوان مربی صاحب کے حصّہ میں آئی، جن کا نام محترم موباہل منیب احمد صاحب ہے۔ آپ کو نماز کی اہمیت وبرکات پر کہنے کا ارشاد ہوا تھا۔ آپ نے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اقوال اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں نماز کو قائم کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے، باجماعت ادا کرنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد تقریر محترم عدیل احمد شاد صاحب مربی سلسلہ نے کی۔آپ نے قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور سیکھنے کی طرف حاضرین کو توجہ دلائی۔ آپ کا ایک خوبصورت اور پُر اثر اندازِ بیان تھا۔جس کو انصار بھائیوں نے پسند کیا۔ دوسری نظم مکرم محمد الیاس صاحب نے خوبصورت آواز میں پیش کی۔ خاکسار کو جو موضوع دیا گیا تھا،وہ تھا، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ کی برکات وثمرات۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ خاکسار نے اپنی طاقت اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے انصار بھائیوں کو اس اہم کام کو جہاد اور فرض سمجھ کر کرنے کی تلقین کی۔سوال وجواب بھی ہوئے۔ دُعا کرانے کی سعادت خاکسار کے حصّہ میں آئی۔ آخر میں مکرم ناظمِ صاحب اعلیٰ نے سب شاملین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کھانے کی Tables پر آنے کی دعوت دی۔ کرونا کی وبا کے بعد یہ اس زون کا پہلا تربیتی سیمینار تھا، جس میں انصار بھائیوں نے مل بیٹھ کر کھانا تناول فرمایا اس کے بعد نمازِ ظہر وعصر ادا کی گئیں۔ یوں اللہ کے دین کے انصار ایک دوسرے کو دُعائیہ کلمات سے رخصت کرتے ہوئے، اپنے اپنے گھروں کی طرف وِداع ہوئے۔ سیمینار کو کامیاب کرنے میں ضیافت کے شعبہ میں مکرم رشید امین قریشی صاحب، نعیم اللہ صاحب، خیام خالد صاحب، جمیل احمد طاہر صاحب، عطاء القدوس صاحب، کامران احمد صاحب اور سدید احمد صاحب نے بھرپور مدد فراہم کی۔ اس طرح تیاری اور وائنڈ آپ میں مکرم محمد عارف صاحب، ناصر اقبال صاحب، مظفر احمد ظفر صاحب اور نثار احمد اٹھوال صاحب پیش پیش رہے۔ اس پروگرام کو ترتیب ومُرتب کرنے میں مکرم مصور احمد شمس صاحب مربی سلسلہ نے اپنی خدمت پیش کی۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ

اللہ تعالیٰ سب شاملین ومعاونین کو جزائے خیر سے نوازے، ہمیں خلافت احمدیہ سے اخلاص ووفا میں بڑھاتا چلا جائے اور ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رپورٹ: احمد عدنان ہاشمی۔ نمائندہ الفضل آن لائن کینیا

ویسٹرن اے ریجن کینیا کے شیانڈا اور نڈیویسی مقامات پر ریجنل جلسے

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے ماہ نومبر، 2021ء میں انصار اللہ ویسٹرن اے ریجن کو شیانڈا مسجد میں مؤرخہ 7نومبر بروزاتوار اور مؤرخہ 14 نومبر بروز اتوار کو نڈیویسی نماز سنٹر میں ریجنل لیول پہ تربیتی جلسہ جات منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ان دونوں پروگرامز میں 13مجالس سے 76انصار اللہ نے شرکت کی توفیق پائی۔ کرونا کی وبا کی وجہ سے بڑے جلسہ اور Gatherings بند تھیں، اور حال ہی میں کرونا کے کیسز کم ہونے کی وجہ سے حکومت نے کافی پابندیاں کم کی تھیں۔ ایسی صورتِ حال میں احباب کے تربیتی معیار بلند کرنے کے لئے اور خدماتِ دینیہ کی یاد دہانی کے لئے یہ پروگرامز ترتیب دیے گئے تھے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

پہلا پروگرام مؤرخہ 7نومبر،2021 بروزاتوار شیانڈا مسجد میں منعقد ہوا جو ریجنل ہیڈ کوارٹر بھی ہے۔ اس جلسہ میں 10مجالس سے 52انصار اللہ شریک ہوئے۔ کرونا کی وبا کی وجہ سے سب احباب نے ماسک پہنے تھے اور باقاعدہ ٹمپریچر چیک کر کے، نیز رجسٹریشن کر کے انصار اللہ جلسہ کے لئے شامل ہوئے۔ جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔ مکرم و محترم آدم ویرے صاحب، ناصر مجلس شیانڈا نے سورۃ الحشر کا آخری رکوع بمعہ سواحیلی ترجمہ پڑھ کر سُنایا جس کے بعد مکرم و محترم عیدی حمیسی صاحب، زعیم انصار اللہ ویسٹرن اے ریجن نے انصار اللہ کا عہد دہرایا جسکے بعد مکرم و محترم رجب شیسیا (Shisia)صاحب، ناصر مجلس شیبینگا (Shibinga) نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام کا سواحیلی ترجمہ سنایا۔ اسکے بعد مکرم و محترم عیدی حمیسی صاحب زعیم انصار اللہ ویسٹرن اے ریجن نے نماز اور عبادات کی اہمیت پر سیر حاصل تقریر کی۔ جسکے بعد مکرم و محترم ایوب وابویابو (Wabuyabo)صاحب، ناصر مجلس شیانڈا نے تلاوتِ قرآنِ کریم اور اس کے مطالب پہ غور کرنے کے حوالے سے تقریر کرنے کی توفیق پائی۔ اس کے بعد مکرم و محترم قاسم خاطب صاحب، ناصر مجلس ممیاس (Mumias) نے حضرت مسیحِ موعودؑ کی رسولِ پاک ﷺ سے محبت کے حوالے سے تقریر کی توفیق پائی اور آپؐ کے اقوال اور واقعاتِ زندگی سے اس مضمون پہ روشنی ڈالی۔ اسکے بعد مکرم و محترم عثمان اخوئینا (Akhonya) صاحب ناصر مجلس شیانڈا نے آنحضرت ﷺ کی آمد کی بائیبل میں مذکورہ پیشگوئیوں پہ تفصیلی تقریر کی توفیق پائی۔ اسکے بعد مکرم و محترم صدّام رجب صاحب، مبلغ سلسلہ نے نظامِ جماعت سے تعاون اور تبلیغی سرگرمیوں پہ زور دینے کے حوالے سے تقریر کی توفیق پائی۔ آخر پہ اس عاجز نے شرکاءِ جلسہ سے اختتامی تقریر میں عبادات، انفاق فی سبیل اللہ، گناہوں سے اجتناب، اطاعتِ خلافت و نظامِ جماعت نیز اپنے علمی معیار بڑھانے کی طرف توجہ دلائی۔ جلسہ کا اختتام اجتماعی دعا سے ہوا جو مکرم و محترم صدّام رجب صاحب، مبلغ سلسلہ نے کروائی اسکے بعد نمازِ ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئیں۔ انکے بعد شرکاءِ جلسہ کے لئے طعام کا انتظام تھا جسکے بعد یہ مبارک تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

دوسرا پروگرام مؤرخہ 14نومبر،2021 بروزاتوار نڈیویسی نماز سنٹر میں منعقد ہوا جہاں ریجنل ہیڈ کوارٹر سے دور کی جماعتوں کے لئے اس پروگرام کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس جلسہ میں 3مجالس سے 22انصار اللہ شریک ہوئے۔ کرونا کی وبا کی وجہ سے سب احباب نے ماسک پہنے تھے اور باقاعدہ ٹمپریچر چیک کر کے، نیز رجسٹریشن کر کے انصار اللہ جلسہ کے لئے شامل ہوئے۔ جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔ مکرم و محترم نور سلیمان صاحب، ناصر مجلس سنوکو نے سورۃ القارعۃ بمعہ سواحیلی ترجمہ

پڑھ کر سُنائی جس کے بعد مکرم و محترم عیدی حمیسی صاحب، زعیم انصار اللہ ویسٹرن اے ریجن نے انصار اللہ کا عہد دہرایا جسکے بعد مکرم و محترم نور سلیمان صاحب، ناصر مجلس سنوکو نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام کا سواحیلی ترجمہ سنایا۔ اسکے بعد مکرم و محترم عیدی حمیسی صاحب زعیم انصار اللہ ویسٹرن اے ریجن نے نماز اور عبادات کی اہمیت پر سیر حاصل تقریر کی۔ جسکے بعد مکرم و محترم قاسم موانگی (Mwangi) صاحب، معلم سلسلہ نڈیویسی سنٹر نے تلاوتِ قرآنِ کریم اور اس کے مطالب پہ غور کرنے کے حوالے سے تقریر کرنے کی توفیق پائی۔ اس کے بعد مکرم و محترم عبد اللہ حاجی صاحب، معلم سلسلہ سنوکو سنٹر نے حضرت مسیح موعودؑ کی رسولِ پاک ﷺ سے محبت کے حوالے سے تقریر کی توفیق پائی اور آپؐ کے اقوال اور واقعاتِ زندگی سے اس مضمون پہ روشنی ڈالی۔ اسکے بعد مکرم و محترم ناصر عبد الراشد صاحب ناصر مجلس نڈیویسی نے آنحضرت ﷺ کی آمد کی بائیبل میں مذکورہ پیشگوئیوں پہ تفصیلی تقریر کی توفیق پائی۔ آخر پہ اس عاجز نے شرکاءِ جلسہ سے اختتامی تقریر میں عبادات، انفاق فی سبیل اللہ، گناہوں سے اجتناب، اطاعتِ خلافت و نظامِ جماعت نیز اپنے علمی معیار بڑھانے کی طرف توجہ دلائی۔ جلسہ کا اختتام اجتماعی دعا سے ہوا۔ جس کے بعد نمازِ ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئیں۔ انکے بعد شرکاءِ جلسہ کے لئے طعام کا انتظام تھا جسکے بعد یہ مبارک تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس تقریب کے بعد خدام الاحمدیہ مجلس سنوکو نے ایک فٹبال میچ کا انتظام کیا ہوا تھا جو شام 5:30 بجے ختم ہوا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان پروگرامز کے دور رس نتائج نکالے اور احبابِ جماعت کے علم و عمل کی قوت کو بڑھائے نیز سلسلہ احمدیہ اور خلافتِ حقہ سے سچا اخلاص و وفا کا تعلق بنا دے۔ آمین ثم آمین

آج کی دعا

مشکلات دور ہونے کی دعا

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْ جَھْدِ الْبَلَآءِ، وَدَرَکِ الشَّقَاءِ، وَسُوْءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ

(صحیح بخاری، کِتَابُ الدَّعَوَاتِ بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ جَھْدِ الْبَلَآءِ حدیث 6347)

ترجمہ: حضرت محمد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کی سختی، تباہی تک پہنچ جانے، قضاو قدر کی برائی اور دشمنوں کے خوش ہونے سے پناہ مانگتے تھے۔

یہ سید و مولیٰ، خاتم الانبیاء، آقائے دو جہاں، پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی مشکلات دور ہونے کی افضل دعا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی مشکل پیش آتی تو یہ مندرجہ بالا دعا کرتے۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

اسے ضرور پڑھیں

الفضل آن لائن کی رضا کارانہ خدمت کرنے کے خواہشمند احباب و خواتین

- ادارہ روز نامہ الفضل آن لائن کو بعض انگریزی آرٹیکلز اور رپورٹس کا اردو اور اردو آرٹیکلز کے انگلش زبان میں ترجمے کی ضرورت رہتی ہے ۔انگریزی دان خواتین و حضرات جو اردو زبان پر دسترس رکھتے ہوں اورالفضل کی خدمات رضا کارانہ طور پر کرنے کے متمنی ہوں وہ اپنے نام اور **علمی کوائف درج ذیل آفیشل میل ایڈریس info@alfazlonline.org پر بھیجیں اوراپنا واٹس ایپ نمبر بھجوانا نہ بھولیں ۔**
- ادارہ الفضل آن لائن ایسے بزرگ حضرات وخواتین کے لئے اپنے بعض اہم مضامین جومقبول ترین کے معیار پر آتے ہیں صوتی آواز میں ریکارڈ کرواکر قارئین کی خدمت میں آن لائن پیش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔جس کے لئے اچھی اورخوبصورت آواز کے قارئین میں سے رضا کارانہ طور پر پڑھنے والے احباب و خواتین کی ضرورت ہے جو اردو ادب کے رموز سے آگاہ اورعلمی ذوق سے تعلق رکھتے ہوں اور ان کا اردو بولنے کا تلفظ بھی معیاری ہو۔ **ایسے احباب و خواتین اپنے نام مع علمی کوائف و واٹس ایپ نمبر الفضل کی آفیشل میل info@alfazlonline.org پر بھجوا کر ممنون فرمائیں ۔**
- مضمون نگار اورشعراء (مرد حضرات)اپنے مضامین اورمنظوم کلام بھجواتے وقت اپنی پاسپورٹ سائز کی فوٹو (ٹوپی کے ساتھ) بھجوائیں تا مضمون یا نظم کی اشاعت کے ساتھ آویزاں کی جاسکے ۔یاد رہے فوٹو صاف اور معیاری pixels ہوں ،سائیڈ پوز نہ ہو بلکہ فوٹو سامنے سے لی گئی ہو ۔
- کچھ عرصہ سے نونہالان جماعت یعنی بچوں کے لئے ’’اطفال کارنر‘‘ کےعنوان سے ایک کالم کا آغاز کیا گیا ہے۔۔جس میں بچوں و بچیوں کے لئے اجلاسات اور ON LINE میٹنگز میں پیش کرنے کے لئے تقاریر شامل کی جارہی ہیں ۔اس کالم کے آغاز کے وقت احباب و خواتین سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ بھی تقاریر لکھ کر بھجوائیں یا آپ کے بچوں نے جو تقاریر مختلف محافل میں کر رکھی ہیں اور آپ کے گھروں میں موجود ہیں وہ بغرض اشاعت بھجوائیں ۔ نیز والدین سے یہ بھی درخواست کی گئی تھی کہ بچوں سے متعلقہ تربیتی امور پر تحریرات بھی بھجوائیں ۔ **قارئین سے اس طرف خصوصی توجہ دینے کی درخواست ہے۔** الفضل آن لائن میں اطفال کارنر لانے کا مقصد یہ تھا کہ

  نمبر 1۔جماعت کے نونہالوں کی بھی جماعتی آرگن الفضل کی طرف توجہ ہو۔

  نمبر 2۔جماعت کے بچے اردو کی طرف رغبت کریں اورحضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کے قابل ہوسکیں ۔
- ادارہ الفضل نے کچھ عرصہ سے ’’چھوٹی مگرسبق آموز بات‘‘ کےعنوان سے تربیتی وعلمی TIPS کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے جو قارئین کی محفل میں بہت پذیرائی حاصل کر رہا ہے۔الحمد للّٰہ علی ذالک ۔اس کا مقصد یہ تھا کہ معاشرے میں پائے جانے والے ایسے امور جو آپ کے مشاہدات میں روزانہ آتے ہیں اور ان کا اسلامی تعلیم سے دور دور کا تعلق نہیں ان کی نشاندہی کی جائے ۔ مگر قارئین نے اس عنوان کے تحت قرآنی آیات ، احادیث اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھجوانے شروع کر دیئے ۔جن کی طرف بعض قارئین نے توجہ دلائی کہ یہ تو چھوٹی بات کے زمرے میں نہیں آتیں اور واقعتاً نہیں آتیں ۔ لہٰذا قارئین کو اس طرف توجہ دلائی گئی کہ اپنے مشاہدات پر مشتمل اچھے امور یا کسی قوم کی اچھی باتیں بھجوائیں ۔ **قارئین کو اس طرف خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔**
- بعض مضمون نگار ،آیات یا احادیث کا حوالہ ترجمہ کے بعد دیتے ہیں ۔ جو مناسب نہیں اس سے قبل بھی توجہ دلائی گئی تھی کہ آیت قرآنی یا حدیث نبوی کا حوالہ آیت قرآنیہ یا حدیث کا ہے نہ کہ ترجمہ کا ۔ **لہٰذا کمپوزنگ کرنے والے تمام حضرات و خواتین سے درخواست ہے کہ وہ اس اہم امر کا خیال رکھیں ۔**
- Indesigne گرافکس پروگرام میں مہارت رکھنے والےحضرات و خواتین اگر الفضل آن لائن کی رضا کارانہ خدمت کرنے کے خواہشمند ہوں تو وہ آفیشل ویب سائٹ info@alfazlonline.org پر اپنا نام و کوائف و واٹس ایپ نمبر سے رابطہ کریں ۔

کان اللّٰہ معکم

ابوسعید

ایڈیٹر روزنامہ الفضل آن لائن (لندن)

معزّز شعراء متوجہ ہوں

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے اہل خانہ کو اپنی حفاظت و امان میں رکھے۔ اور اپنے انعامات سے نوازتا رہے۔ آمین

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ پاکستان میں روزنامہ الفضل ربوہ کی بندش کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس اخبار کو لندن سے آن لائن جاری فرمادیا ہے۔ الحمد للہ علی ذالک

جماعت احمدیہ کے اس آرگن میں ایک کالم منظوم کلام کے لئے مخصوص ہے جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء عظام اور احمدی شعراء کا کلام بھی شائع ہوتا ہے۔آپ سے اپنا تازہ کلام جو صرف اور صرف اخبار الفضل آن لائن کے لئے لکھا ہو۔ درج ذیل ای میل پر بھجوانے کی درخواست ہے۔

Info@alfazlonline.org

آپ سے الفضل کی ترقی و ترویج کے لئے جہاں کوشش کرنے کی درخواست ہے وہاں اس کے لئے دُعا کی بھی درخواست ہے۔ یہ اخبار آج دنیا بھر میں اردو پرنٹ میڈیا میں سب سے زیادہ لمبی عمر پانے والا اخبار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا علمی و روحانی فیض جاری رکھے اور اس نہر سے بہت سوں کو مستفیض ہونے کی توفیق دے۔آمین۔ درج ذیل ویب پر جاکر اس کو Download کر کے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے یا اس کی Apps بھی اپنے فونز پر ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہیں۔ جو یہ ہیں

• آفیشل ویب سائیٹ

https://www.alfazlonline.org

• ایپ اینڈرائیڈ فون

https://play.google.com/store/apps/details?id=org.alfazlonline.alfazlonline&hl=en_GB&gl=US

• ایپ Apple فون

https://apps.apple.com/gb/app/alfazl-online/id1500041209

(ایڈیٹر)

ایڈیٹر کے نام خط

محمد عمر تیماپوری۔ کوآڈینیٹر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ انڈیا لکھتے ہیں:

آپ کا اداریہ ’’جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے تکبر اور غرور کی بجائے عاجزی و انکساری اپنانے کی اہمیت‘‘ موجودہ تناظر میں اس قدر اہم اور ضروری تھا کہ بہت سوں کی آنکھیں کھل گئیں۔ جو غفلت میں تھے وہ بیدار ہوئے۔خود ہی اپنا محاسبہ کرنے لگے۔ اپنے اداریہ میں قرآن کریم،احادیث شریف،اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ارشادات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حوالہ جات سے جو باتیں کہی ہیں وہ سیدھے دلوں میں اتر جاتی ہیں۔انسان کو جھنجھوڑ دیتی ہیں۔ لاریب ’’من مدحك بما ليس فيك فقد ذمك‘‘

ہمارے ملک بھارت کے ایک شہر لکھنو میں جو اتر پردیش میں واقع ہے۔یہ شیعہ فرقہ کا گڑھ مانا جاتا ہے ایک بڑے شیعہ عالم دین سے گفتگو ہوئی موضوع تھا خلفائے ثلاثہ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر بن خطابؓ اور حضرت عثمان غنیؓ برحق تھے یا نہیں۔احمدی عالم نے کہا حضرت علیؓ نے بھی تو خلفائے ثلاثہ کی بیعت کر لی تھی شیعہ عالم نے جواب میں کہا وہ صرف ظاہر میں تھا دل سے بیعت نہیں کی تھی۔اس پر احمدی عالم نے کہا دیکھئے قرآن کریم میں صرف تین گروہوں کا ذکر ہوا ہے مومن،منافق اور کافر۔آپ حضرت علیؓ کو کس خانہ میں شمار کرتے ہیں۔وہ شیعہ عالم بزرگ تھے اور بہت آرام دہ کرسی پر لیٹے ہوئے تھے جھٹ اٹھ کر کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے یہ آپ نے کیا کہا۔احمدی عالم نے جواب دیا میں تو حضرت علیؓ کو مومن کے خانہ میں شمار کرتا ہوں۔اس سے ہٹ کر میں خیال بھی نہیں کرتا۔یہ آپ جانیں کہ آپ کس خانہ میں شمار کرتے ہیں۔اس پر اس بزرگ شیعہ عالم نے کہا۔میں اقرار کرتا ہوں کہ آج کے بعد میں خلفائے ثلاثہ کی کبھی تکذیب نہیں کروں گا۔ان کو مانوں یا نہ مانوں یہ الگ بات ہے لیکن مخالفت نہیں کروں گا۔یہی صورت حال آپ کے اداریہ نے پیدا کر دی ہے۔مانیں یا نہ مانیں لیکن حقائق سے انکار اور مخالفت نہیں کر سکتے۔’’اب بھی نہ سمجھو گے تو سمجھائے گا خدا‘‘۔جزاکم اللہ خیرا۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

سانحہ ارتحال

- مکرم احمد طاہر مرزا۔مبلغ سلسلہ، گھانا یہ افسوس ناک اطلاع بھجواتے ہیں:

خاکسار کے سسر مکرم محمد امین بھٹی آف قصور مؤرخہ یکم دسمبر 2021ء کو شب قریبا بارہ بجے انتقال کر گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم کی عمر 72سال تھی. آپ کے ایک بیٹے امجد بلال صاحب مربی ہیں جبکہ دوسرے ناصر ہائی اسکول میں کارکن ہیں۔تیسرے بیٹے مکرم زین العابدین جرمنی میں مقیم ہیں.اپنی اہلیہ اور مذکورہ بیٹوں کے علاوہ چھ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطافرمائے۔آمین۔

ادارہ کی جانب سے تعزیت قبول کریں۔

اعلان نکاح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 4 ردسمبر 2021ء بعد نماز ظہر وعصر، مسجد مبارک اسلام آباد،یوکے میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرما کر ان کے بابرکت ہونے کے لیے دعا کروای۔

*عزیزہ عاصمہ توفیق (واقفۂ نو)بنت مکرم مرزا توفیق احمد صاحب (ربوہ)

ہمراہ عزیزم مرتضیٰ احمد کھوکھر(واقفِ نو) ابن مکرم طارق علی کھوکھر صاحب (ملتان)

*عزیزہ طیبہ مسعود(واقفۂ نو) بنت مکرم مسعود احمد صاحب (ربوہ)

ہمراہ عزیزم ملک مصور احمد (مربی سلسلہ)ابن مکرم ملک منظور احمد صاحب (ربوہ)

*عزیزہ فوزیہ نسرین (واقفۂ نو) بنت مکرم محمد رفیق صاحب (کنری ضلع عمرکوٹ)

ہمراہ عزیزم عبدالمنعم شجاع (واقفِ نو)ابن مکرم بہادر علی چوہان صاحب (معلم وقفِ جدید)

*عزیزہ عاطفہ امینی بنت مکرم نعیم صادق امینی صاحب (بریڈفورڈ۔یوکے)

ہمراہ عزیزم فواد احمد (واقفِ نو)ابن مکرم ماجد احمد مبشر صاحب (آلڈرشاٹ۔یوکے)

*عزیزہ دوحہ بنت مکرم ماجد رشید صاحب مرحوم

ہمراہ عزیزم مرزا مرفود احمد ابن مکرم مرزا نسیم احمد بیگ صاحب مرحوم(ربوہ)

*عزیزہ نداء ناصر بنت مکرم ناصر احمد نصیر صاحب (فرانس)

ہمراہ عزیزم ولید احمد فضل (واقفِ نو)ابن مکرم سلیم اللہ محمود صاحب (ربوہ)

اللہ تعالیٰ ان نکاحوں کو تمام فریقوں کے لیے مبارک کرے۔ادارہ الفضل کی طرف سے تمام فریق مبارکباد قبول کریں۔

چھوٹی مگر سبق آموز بات

دل کی بات

آج کی دنیا میں سوشل میڈیا اپنی رائے اور آواز دوسرں تک پہنچانے کا ایک اچھا اور کامیاب ذریعہ ہے۔سوشل میڈیا پر اپنے دل کی آواز اور رائے کا بے دھڑک اظہار کیا جاتا ہے۔لیکن لمحہ فکریہ، یہ ہے کہ کیا ہم اپنی آواز،اپنے دل کی بات،اپنے بچوں اور اپنے قریبی اہل خاندان تک پہنچانے میں کامیاب ہو رہے ہیں؟ اگر گھر کے افراد کو مناسب وقت دیتے ہوئے ان کے مسائل کی طرف توجہ دے کر انہیں حل کرنے میں مدد دی جائے تو پھر ہی اپنوں سے جڑے رشتوں تک ہم کامیابی سے دل کی بات پہنچا سکیں گے۔

مرسلہ: ناصرہ احمد، کینیڈا

14 دسمبر 2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:28	17:41
مدینہ منورہ	05:34	17:35
قادیان	05:53	17:26
ربوہ	05:33	17:06
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:30	15:55